رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴ — بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — Regd. No. L 5254

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ
عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل لاہور

تار کا پتہ:- الفضل لاہور

فی پرچہ

یوم:- اتوار ۲۶ رمضان المبارک سنہ ۱۳۷۳

جلد ۴۳/۸ | ۳۰ ہجرت ۱۳۳۳ ہش * ۳۰ مئی سنہ ۱۹۵۴ء | نمبر ۱۲۴

سلسلہ احمدیہ کی خبریں

(۱) ربوہ ۲۹ مئی۔ حضرت صاحبزادہ مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے کی طبیعت ان دنوں ناساز ہے۔ احباب دردِ دل سے ان کی صحت کاملہ و عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۲) کراچی ۲۹ مئی۔ امیر جماعت احمدیہ کراچی مکرم چوہدری عبد اللہ خان صاحب کی اہلیہ صاحبہ اور صاحبزادے حمید نصر اللہ خان صاحب بغرض علاج ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب ان کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دعا فرمائیں۔

(۳) لاہور ۲۹ مئی۔ مکرم مولوی رحمت علی صاحب جماعت محمد عمر صاحب اور مولوی محمد اجمل صاحب شاہد ڈھاکہ روانہ ہو گئے۔

احباب ان کے خیریت سے پہونچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت

ربوہ ۲۵ مئی حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کو پاؤں میں نقرس کی کچھ تکلیف رہی۔

احباب حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی صحت کاملہ عاجلہ کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں۔

حضرت امام جماعت احمدیہ پر قاتلانہ حملہ کے مقدمے کا فیصلہ

گذشتہ ماہ مارچ میں عبد الحمید خان جس غیر احمدی نوجوان شخص نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز پر قاتلانہ حملہ کیا تھا۔ اسے ۵ سال قید بامشقت کی سزا کا حکم سنایا گیا ہے۔ یہ حکم ۲۸ مئی سنہ ۱۹۵۴ء کو لنگل کے روز چوہدری محمد اسحاق صاحب ایڈیشنل ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ جھنگ نے مقدمے کا فیصلہ کرتے ہوئے سنایا۔

مسجد احمدیہ لاہور میں مکرم خلیل احمد صاحب ناصر مبلغ امریکہ کا خطبہ

لاہور ۲۹ مئی۔ کل مسجد احمدیہ بیرون دہلی دروازہ میں نماز جمعہ مبلغ امریکہ مکرم جناب چوہدری خلیل احمد صاحب ناصر نے پڑھائی۔ خطبہ پڑھتے ہوئے آپ نے احباب جماعت کو اس امر کی طرف توجہ دلائی کہ اسلام کا عملی نمونہ پیش کئے بغیر ہم دنیا کو اسلام کا گرویدہ نہیں بنا سکتے۔ آپ نے فرمایا۔ تبلیغ اسلام کے سلسلے میں جو چیز اہمیت رکھتی ہے وہ یہ ہے کہ ہماری زندگیاں خود اس بات کی گواہی دینے لگیں۔ کہ آج دنیا ہم میں کی نجات صرف اور صرف اسلام پر عمل کرنے کے ساتھ وابستہ ہے۔ آپ نے اسلام کے متعلق امریکی باشندوں کے تاثرات بیان کرتے ہوئے بتایا کہ جب ہم ان کے سامنے اسلام کی خوبیاں بیان کرتے ہیں تو وہ یہی کہتے ہیں کہ آج کسی ایک جگہ بھی اسلام پر عمل نہیں ہو رہا۔ ایسی صورت میں ہم کیسے مان لیں کہ اسلامی تعلیم عملی کسوٹی پر پوری اتر سکتی ہے۔ آپ نے فرمایا:- ان کا یہ اعتراض آج تمام اسلامی دنیا کو ایک چیلنج ہے۔ اور بالخصوص جماعت احمدیہ کے ہر فرد کا فرض ہے کہ وہ اپنے عمل سے اس چیلنج کا جواب دے۔

پاکستان واشنگٹن میں ہونیوالی نہری پانی کی بات چیت میں ہندوستان کی دھمکیوں کو زیر بحث لائیگا

پاکستانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خاں کرینگے

کراچی ۲۹ مئی۔ دریائے سندھ کے طاس کے پانی کی تقسیم کے بارہ میں آئندہ ہفتے واشنگٹن میں پاکستان۔ ہندوستان اور عالمی بنک کے نمائندوں کے درمیان جو بات چیت ہو رہی ہے۔ اس میں پاکستان ہندوستان کی اس دھمکی کا بھی ذکر کرے گا۔ کہ بھاکڑہ ننگل ڈیم میں پانی دینے کے لئے دریائے ستلج کا رخ بدل دیا جائے گا۔ یاد رہے کہ پچھلے دنوں ہندوستان کے وزیر اعظم پنڈت نہرو نے کہا تھا کہ بھارت دریائے سندھ کے طاس کے پانی کے متعلق عالمی بنک کی نگرانی میں ہونیوالی بات چیت کے نتیجہ کا انتظار کئے بغیر بھاکڑہ ننگل ڈیم کے لئے دریائے سندھ کے طاس کا پانی استعمال کرنا شروع کر دے گا۔

واشنگٹن کی بات چیت میں حصہ لینے والے پاکستانی وفد کی قیادت وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان کریں گے۔ آپ واشنگٹن جانے کے لئے کل کراچی سے لندن روانہ ہو گئے۔ پاکستانی وفد کے دوسرے ارکان اس ہفتے کے شروع ہی واشنگٹن روانہ ہو چکے ہیں۔

مجلس دستور ساز نے وفاقی اور یونٹوں کے پبلک سروس کمیشنوں کے متعلق دفعات کی منظوری دیدی

کراچی ۲۹ مئی۔ آج مجلس دستور ساز نے وفاقی پبلک سروس کمیشن اور یونٹوں کے پبلک سروس کمیشن قائم کرنے کے بل کی منظوری دیدی۔ مجلس نے وزیر قانون مسٹر برہی کی یہ ترمیم بھی منظور کر لی کہ وفاقی یونٹوں کے پبلک سروس کمیشنوں کے ارکان کو عاملہ کی مداخلت سے آزاد رکھا جائے۔ ان کمیشنوں کے کسی ممبر کو انہی وجوہ کی بناء پر اسی طریق سے برطرف کیا جا سکے گا۔ جن وجوہ کی بناء پر اور جس طریق سے ہائی کورٹ کے ججوں کی برطرفی عمل میں آئے گی۔ وفاقی پبلک سروس کے کسی ممبر کو صرف صدر مملکت کی منظوری سے برطرف کیا جا سکے گا اور یونٹوں کے پبلک سروس کمیشنوں کے کسی ممبر کی برطرفی اس یونٹ کے سربراہ کریں گے۔ وفاقی پبلک سروس کمیشن کے ممبر پانچ سال کے لئے اور یونٹوں کے کمیشنوں کے ممبر چار سال کے لئے مقرر کئے جائیں گے۔ دستور ساز اسمبلی کا آئندہ اجلاس ۱۱ جون کو ہوگا۔

کشمیر کے فوجی مبصروں کی تعداد میں کمی کر دی جائیگی

سری نگر ۲۹ مئی۔ کشمیر میں اقوام متحدہ کے فوجی مبصروں کے افسر اعلیٰ نے کہا کہ میں اگست کے آخر تک کشمیر میں فوجی مبصروں کی تعداد چالیس سے گھٹا کر چونتیس کر دوں گا۔ آپ نے کہا ہندوستان اور پاکستان نے مبصروں سے جو تعاون کیا ہے۔ میں اس سے مطمئن ہوں۔ جنرل نمو نے کہا پچھلے سال ... گولی چلنے اور جھڑپوں کی وارداتوں میں کمی ہو گئی ہے۔ اور اس دوران میں کوئی قابل ذکر واقعہ نمودار نہیں ہوا۔

لاہور میں درآمدی کپڑے کی تقسیم ۱۲ مئی سے شروع ہو جائیگی

لاہور ۲۹ مئی۔ لاہور شہر میں درآمدی کپڑے کی تقسیم ۱۲ مئی سے شروع ہو جائے گی۔ کپڑے کے پرچون فروشوں کی انجمنوں کے ذریعہ مختلف وارڈوں کے لوگوں کی ضروریات کو پورا کرنے کے لئے شہر میں کپڑے کی پرچون فروشی کے ایک سو کیاسی ڈپو قائم کئے گئے ہیں۔ یہ کپڑا راشن کارڈ پر ایک گز فی کس کے حساب سے دیا جائے گا۔ واضح رہے کہ ایسے لوگوں کو جنہیں یکم مئی سنہ ۱۹۵۴ء سے راشن کارڈ جاری ہوئے ہیں کپڑا نہیں ملے گا۔ چینی اور غلے کے راشن ڈپوؤں میں ہی کپڑے کے ڈپوؤں کا انتظام کیا گیا ہے۔ ان لوگوں کو کلاتھ ڈپو سے کپڑا ملیگا جنہوں نے درمتعلقہ راشن ڈپوؤں میں اپنا نام درج کرا رکھا ہو۔ وارڈ آفیسوں اور راشن اور کپڑے کے ہر ایک ڈپو سے ان راشن ڈپوؤں کے متعلق تفصیلات بھی مہیا ہو سکیں گی۔ جہاں کپڑے کے ڈپو جاری کئے گئے ہیں۔ عوام اپنے راشن ڈپو ہولڈروں سے دریافت کر کے اپنے مقررہ ڈپو سے کپڑا حاصل کر سکتے ہیں۔ (باقی صفحہ ۸ پر)

بلوچستان میں نیشنل بنک آف پاکستان کی شاخیں

کوئٹہ ۲۹ مئی۔ نیشنل بنک آف پاکستان بلوچستان میں اپنی دو نئی شاخیں کھول رہا ہے۔

مسعود احمد پرنٹر پبلشر نے انتظامیہ پریس لاہور میں طبع کرا کر دفتر الفضل ۳۔ میکلیگن روڈ لاہور سے شائع کیا

ایڈیٹر روشن دین تنویر

احباب جماعت سے قربانی کا مطالبہ تحریک خاص

"اب وقت آگیا ہے کہ ہم اپنی قربانی کا معیار بڑھائیں"

بکوشید اے جواناں تا بدیں قوت شود پیدا ٭ بہار و رونق اندر روضۂ ملت شود پیدا

احباب جماعت کو نمائندگان مجلس مشاورت اور الفضل مورخہ ۴ر۲ر اپریل ۱۹۵۵ء سے معلوم ہو چکا ہوگا۔ کہ جماعت جن ہنگامی حالات میں سے گذر رہی ہے اس کے پیش نظر تحریک خاص کی تجویز کی گئی ہے تا ان اخراجات کو پورا کیا جا سکے۔ جن کا تقاضا موجودہ حالات کرتے ہیں۔ یہ تحریک حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خود نمائندگان مجلس مشاورت کے سامنے فرمائی۔ جس کی نمائندگان نے بالاتفاق تائید کی۔ اس کے بعد جو فیصلہ حضور نے فرمایا۔ وہ ۲۴ر اپریل ۱۹۵۵ء کے اخبار الفضل میں ان الفاظ میں شائع ہو گیا ہے کہ:۔

"آئندہ تین سال کے لئے ہر موصی اپنے چندہ میں دو پیسے فی روپیہ اور غیر موصی ایک پیسہ فی روپیہ زیادہ ادا کرے۔ یہ زیادتی لازمی ہو۔ اختیاری نہ ہو۔ تین سال گذرنے کے بعد اس پر پھر غور کیا جائے۔ اور اگر ضرورت محسوس ہو۔ تو ایک یا دو سال کیلئے اسکو مزید جاری رکھا جائے"

یہ اس فیصلہ کے الفاظ ہیں۔ جو امسال مجلس مشاورت میں نمائندگان نے کیا ہے اور اس فیصلہ کے مطابق احباب جماعت کو مئی کے مہینہ سے یہ چندہ دینا ہوگا۔

جماعت احمدیہ کی ذمہ داری بہت بڑی ہے۔ کیونکہ اس نے یہ بیڑا اٹھایا ہے۔ کہ وہ اسلام کا جھنڈا بلند کرے۔ اور تمام دنیا کو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے قدموں میں لے آئے۔ اور یہ تبلیغ اسلام کا عظیم الشان کام بخیر و خوبی ہوتا رہے۔

جس قدر زیادہ بوجھل کام ہوتا ہے اتنا ہی زیادہ زور لگایا جاتا ہے۔ پس ہمارا کام بھی کوئی معمولی کام نہیں بلکہ نہایت اہم اور عظیم ہے۔ اور اس قابل ہے کہ اسکے لئے ہم اپنا پورا زور لگا دیں۔

صحابہ کرامؓ نے جس رنگ میں قربانیاں کیں۔ یہ انہی کا نتیجہ تھا۔ کہ عرش سے خدا تعالیٰ نے خوش ہو کر انہیں رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا خطاب دیا۔ انہوں نے اپنی ذمہ داری کو سمجھا۔ وہ مقدس امانت جو ان کے سپرد کی گئی تھی۔ اس کی حفاظت کی اہمیت کو وہ خوب سمجھتے تھے۔ اسی وجہ سے جب نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ان سے قربانی کا مطالبہ کیا۔ تو انہوں نے بے نظیر نمونہ دکھایا۔ چنانچہ حضرت ابوبکرؓ سارا مال لے آئے۔ اور حضرت عمرؓ اپنا آدھا مال لے آئے۔ اسی طرح دوسرے صحابہؓ نے اپنے مالوں کو پیش کر دیا۔ جن کی وجہ سے صحابہؓ آندھی کی طرح اٹھے۔ اور بگولے کی طرح چھا گئے پس جب تک کوئی قوم اپنی قربانیوں کو اس مقام تک نہیں پہنچاتی۔ جو مقصد کو حاصل کرنے کے لئے ضروری ہوتی ہیں۔ اس وقت تک وہ مقصد کو حاصل نہیں کر سکتی ہمارا مقصد بہت بڑا ہے اور اس کے مقابل پر ہماری قربانیاں بہت ہی کم ہیں۔ اسلئے ضروری ہے کہ ہم اپنی قربانی کے معیار کو بلند کریں۔ تا ہم جلد سے جلد مقصد کو حاصل کر سکیں۔

ہم میں سے موصی صاحبان عموماً ایک روپیہ میں سے ۱½ آنہ دے رہے ہیں۔ موجودہ مطالبہ کی صورت میں ۱½ آنہ کی بجائے دو آنے دینے ہونگے۔ اور یہ اس مقصد اور ذمہ داری کے پیش نظر جس کے اٹھانے کا اقرار ہم نے کیا ہے۔ کوئی بڑی قربانی نہیں ہے۔ بلکہ ہمیں اس بات کے لئے تیار رہنا چاہئے کہ جب بھی خلیفہ وقت مزید قربانی کے لئے پکاریں۔ اس وقت ہم لبیک لبیک کہتے ہوئے آگے بڑھیں۔ اور اپنے مالوں کو اسلام کی عظمت اور شان ظاہر کرنے کے لئے نچھاور کر دیں۔ تا اسلام کا غلبہ ہم اپنی آنکھوں سے دیکھ لیں۔

نوٹ:۔ چندہ عام دینے والے احباب اپنا چندہ عام الگ دینگے اور ایک پیسہ فی روپیہ کے حساب سے تحریک خاص الگ۔ اسی طرح موصی احباب اپنا چندہ وصیت الگ ادا کرینگے اور دو پیسے فی روپیہ کے حساب سے تحریک خاص الگ۔ مثلاً ایک شخص کی آمد یا ماہوار مبلغ ۵۰/- روپے ہے تو اس کی تقسیم اس طرح ہوگی۔ چندہ عام ۳/۲/- ۳ تحریک خاص ۱۲/۱۰-۔ اور اگر موصی ہے تو اس کا حصہ وصیت بحساب ۱/۱۰ ۵/- روپے اور تحریک خاص ۹/- ۱/۹

(ناظر بیت المال ربوہ)

لیلۃ القدر کی دعا

قرآن کریم اور احادیث سے ثابت ہے کہ رمضان المبارک کے آخری عشرہ میں راتوں میں سے ایک۔ ایسی رات آتی ہے۔ جو قبولیت کے لحاظ سے بہت بڑی شان رکھتی ہے۔ قرآن کریم میں ہے۔ لیلۃ القدر خیر من الف شھر۔ کہ لیلۃ القدر کی عبادت ہزار مہینہ کی عبادت سے افضل ہے۔ آنحضرت صلعم کو لیلۃ القدر کا علم دیا گیا۔ آپ اپنے اصحاب کو بتانے کے لئے نکلے۔ تو دو آدمی جھگڑ رہے تھے۔ آنحضرت ان کا جھگڑا چکانے کے لئے لگ گئے۔ اور لیلۃ القدر بھلا دی گئی۔ یہ بات یاد رہی کہ آخری عشرہ کی طاق راتوں میں سے ایک رات ہے۔ اسلئے فرمایا۔ فالتمسوھا فی العشر الاواخر (مشکوٰۃ)

بہرحال رمضان المبارک میں روزے رکھنا اور خدا کی عبادت کرنا اور لیلۃ القدر کی تلاش کرنا۔ اور اس سے استفادہ سب ضروری امور میں سے ہیں۔

حضرت عائشہؓ سے مروی ہے۔ کہ میں نے رسول کریم صلعم سے پوچھا کہ اگر میں لیلۃ القدر کو پاؤں۔ تو کیا دعا کروں۔ فرمایا۔ یہ کہو۔ اللھم انک عفو تحب العفو فاعف عنی (ترمذی) کہ اے میرے خدا تو بہت معاف کرنے والا ہے۔ اور معاف کرنے کو پسند کرتا ہے۔ پس مجھے معاف فرما۔

احباب جماعت۔ آنحضرت صلعم کی یہ فرمودہ دعا نہایت اعلیٰ ہے۔ اگر خدا تعالیٰ کی طرف سے معافی ہو جائے۔ تو انسان کے سارے کام سنور جاتے ہیں۔ پس کوشش کی جائے کہ خدا کی طرف سے معافی کی صورت ہو جائے۔ اور اس کا فضل ہمارے شامل حال ہو جائے۔ (ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

وصیتی جائدادوں کے متعلق قواعد

منظور کردہ مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ قادیان باجازت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

(۱)

مجلس معتمدین صدر انجمن احمدیہ نے وصیتی جائدادوں کے متعلق جو قواعد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اجازت سے ۲۹ر جنوری ۱۹۰۶ء میں منظور کئے تھے۔ وہ احباب کی آگاہی اور بغرض عمل درآمد شائع کئے جاتے ہیں

"ریزولیوشن ۷۔ (ب) جہاں تک ممکن ہو۔ وصیت کی رجسٹری کرائی جائے۔

اور وصیت نامہ پر حتی الوسع بطور گواہ ورثا یا بجائے ورثا کے وصیت کنندہ کے دستخط ہوں۔

اور ساتھ ہی شہر یا گاؤں کے دو معزز گواہ ہوں۔

ج۔ اگر وصیت کنندہ لکھ سکتا ہے۔ تو اپنی وصیت اپنے ہاتھ سے لکھے۔

د۔ وصیت پر اسٹامپ کی ضرورت نہیں۔

ریزولیوشن ۸۔ پنجاب میں جو مالکان اراضی ہیں۔ اور ان کی راہ میں وصیت کرنے میں کوئی دقتیں ہیں۔ تو ان کے لئے مناسب ہے کہ وہ جس قدر جائداد کی وصیت کرنی چاہتے ہیں۔ اسے بجائے وصیت کے اپنی زندگی میں ہبہ کر دیں۔ اور ہبہ نامہ پر اپنے ورثا و باز گشت کے (اگر کوئی ہوں) دستخط کرائیں۔ جن سے ایسے ورثا کی رضامندی پائی جائے۔ اور ہبہ نامہ کی رجسٹری ضروری ہے۔ اور جائداد موہوبہ کا داخل خارج... صدر انجمن احمدیہ... کے نام کرائیں۔ لیکن ایسی صورت میں انہیں نئی پیدا کردہ جائداد کے متعلق ایسا وقتاً فوقتاً کرنا ہوگا

ریزولیوشن ۹۔ اگر ہبہ مذکور ریزولیوشن نمبر ۸ میں بھی دقت ہو تو جس قدر جائداد کی وصیت یا ہبہ کرنا چاہتے ہیں۔ اس کی قیمت بازاری مقرر کر کے یا فروخت کر کے قیمت مقرر کردہ یا زرِ ثمن کو مجلس کارپرداز مصالح قبرستان کے حوالہ کریں۔ لیکن ایسی صورت میں جب وہ نئی جائداد پیدا کریں۔ تو اس کے متعلق بھی انہیں وقتاً فوقتاً ایسا ہی کرنا ہوگا"

نوٹ:۔ اب مجلس کارپرداز کی بجائے صدر انجمن احمدیہ سمجھا جائے۔

خاکسار:۔ المشتھر:۔ (شیخ محمد الدین مختار عام صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

درخواستہائے دعا

میری بچی نے انگریزی کی سپیشل کلاس کا امتحان پاس کر لیا ہے۔ وہ اپنے سکول میں تمام طالبات میں سے دوسرے نمبر پر آئی ہے۔ احباب اس کی مزید علمی ترقی کے لئے دعا فرما دیں۔ (اہلیہ عباد اللہ گیانی گوجرانوالہ)

(۲) میری لڑکی منیرہ بیگم چند روز سے محرقہ سے بیمار ہے احباب جماعت سے شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ غلام صادق حوالدار کلرک سی۔ او۔ ڈی۔ راولپنڈی (۳) میں اس سال جی۔ ایچ۔ سی سال اول کا امتحان دے رہا ہوں بزرگان سلسلہ میری کامیابی کے لئے دعا فرما دیں۔ عبد الباسط پرینگوچہ جابکسوالاں جہلم (۴) میری اہلیہ عرصہ سے وجع المفاصل کی بیمار چلی آ رہی ہے مگر اب بیماری نے شدت اختیار کر لی ہے۔ احباب سے درد مندانہ دعا کی درخواست ہے۔ ڈاکٹر مرزا محمود اعظم سکنہ سرگودھا (۵) میں بخار میں مبتلا ہوں۔ احباب صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ خاکسار عزیز احمد جاوید احمدی گورنمنٹ ہائی سکول

روزنامہ الفضل لاہور
مورخہ ۳۰ ہجرت ۱۳۳۳ ہش

اختلافات

جس طرح انسانوں کی ظاہری شکل و صورت میں اختلافات پائے جاتے ہیں۔ اسی طرح انسان کی دماغی اور روحانی حالتوں میں بھی اختلافات ہوتے ہیں باوجودیکہ سب انسانوں کی دو آنکھیں ایک ناک ایک منہ ایک ٹھوڑی ایک پیشانی اور دو کان ہوتے ہیں جس طرح سب انسان گوشت پوست ہڈیوں، شریانوں پٹھوں وغیرہ کے بنے ہوتے۔ مگر اس کے باوجود دنیا میں دو ایسے انسان نہیں مل سکتے جو ظاہری صورت کے لحاظ سے بالکل یکساں ہوں۔ اور ان کی شکل و صورت یا کسی عضو وزن۔ قد و قامت میں سرمو فرق نہ ہو۔ اسی طرح آپ دو ایسے انسان نہیں بتا سکتے۔ جو اپنے خیالات۔ یا روحانی تصورات میں یکساں ہوں اور ان میں اختلاف نہ ہو:

تاہم جس طرح باوجود اختلافات کے انسان کی مادی شکل و صورت میں ایک یکسانی ہوتی ہے اور مختلف قوموں اور نسلوں کے افراد میں باوجود امتیازی اختلافات کے تمام ہی نوع انسان میں یکسانی ہوتی ہے۔ اور ہم انسان کو دیکھ کر خواہ کسی جغرافیائی ماحول میں رہتا ہو۔ خواہ وہ شمالی کا رہنے والا اسکیمو ہو یا وسط افریقہ کا حبشی باشندہ ہو باوجود دونوں کے رنگ اور خد و خال میں تضاد کی حد تک اختلاف ہوتا ہے۔ پھر بھی ہم دونوں کو انسان ہی سمجھتے ہیں۔ اسی طرح خواہ دو انسانوں کی دماغی حالت اور روحانی تصورات میں تضاد کی حد تک اختلافات ہوں۔ ہم ان دونوں صورتوں میں انہیں انسانی دماغی حالت اور انسانی روحانی تصورات ہی کہیں گے:

جسمانی اختلافات کی صورت میں ہم دیکھتے ہیں کہ مختلف جغرافیائی حالات کی وجہ سے انسان نسلوں اور قبیلوں میں بٹے ہوئے ہیں۔ جہاں چینی اور ترکی نسل آریائی نسل سے مختلف خد و خال رکھتی ہے۔ وہاں حبشی نسل متضاد رنگ اور خد و خال رکھتی ہے۔ اور جب ایک نسل کو دوسرے ماحول میں رکھا جائے۔ تو باوجود اس میں ایسی تغیر آجانے کے اصل خد و خال بڑی حد تک قائم رہتے ہیں۔ گو وہ اپنے آباؤ اجداد سے جن کا ماحول نہیں بدلا گیا۔ کچھ مختلف صورت اختیار کر لیتے ہیں۔ اسی طرح دماغی اور روحانی حالتوں میں بھی انسانوں میں بعض بیرونی مؤثرات کی وجہ سے اختلافات ہوتے ہیں۔ البتہ جس طرح ایک ٹھوس چیز سے سیال چیز اور سیال چیز سے گیس اپنی شکل بدلنے میں کم مزاحمت کرتی ہے۔ اسی طرح خیالات اور روحانی تصورات بھی بدلتے ہیں۔ اس کے باوجود خواہ خیالات کی تبدیلی اور تغیر سے ہم دو انسانوں میں دماغی اور روحانی یکسانی کتنی بھی پیدا کر لیں۔ پھر بھی آپ یہ کبھی نہیں کہہ سکتے۔ کہ یہ دو انسان اپنی دماغی اور روحانی حالت میں بالکل یکساں ہیں۔ یہ انسانی فطرت ہے۔ اور ذوق نے اسی انسانی فطرت کا اظہار اس طرح کیا ہے ؎

اے ذوق اس جہاں کو ہے زیب اختلاف سے

اگر سب انسان شکل و صورت میں خیالات میں اور روحانی تصورات میں اس طرح یکساں ہو جائیں کہ ایک سرمو کسی چیز میں فرق باقی نہ رہے تو زندگی کی تمام گہما گہمی ہی ختم ہو جائے۔ اس لئے باوجود ان باتوں میں ایک طرح کی یکسانی کے زندگی کے مقصد کے لئے اختلافات کا ہونا ضروری ہے:

ہم یہاں صرف روحانی حالتوں کو لیتے ہیں۔ اور ان میں سے بھی صرف اعتقادات دینی کو لیتے ہیں۔ بے شک اسلام تمام بنی نوع انسان کو اعتقادات میں یکساں بنانا چاہتا ہے۔ مگر اس کا مطلب یہ نہیں ہے کہ تمام انسانوں کے اعتقاد ایک ایک ہی نا ... ایک ہی قول کے ہونے چاہئیں۔ ایسا نہ کبھی ہوا ہے۔ اور نہ قیامت تک ہو سکتا ہے۔ البتہ اسلام چند ایسے اعتقادات پیش کرتا ہے۔ جو بنیادی حیثیت رکھتے ہیں۔ اسلام ان اعتقادات پر ہر انسان سے اپنی اپنی وسعت کے مطابق یقین اور ایمان کا تقاضا کرتا ہے۔ اور ان بنیادی اعتقادات کی بنیاد پر قائم ہو کر فروعات میں اختلافات کو تسلیم کرتا ہے۔ چونکہ انسانوں کی روحانی حالتوں میں فرق فطری ہے۔ اور اسلام کا دعویٰ ہے کہ وہ فطری دین ہے۔ اس لئے وہ سب سے پہلے یہ اصول پیش کرتا ہے۔

لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا وُسْعَهَا۔

یعنے اللہ تعالےٰ کسی جان کو اس کی وسعت سے زیادہ مکلف نہیں کرتا۔ اس کے ساتھ ہی یہ فرماتا ہے۔

لَا اِكْرَاهَ فِی الدِّيْنِ قَدْ تَّبَيَّنَ الرُّشْدُ

من الحق

یہی وجہ ہے کہ صدر اول کے آغاز میں اگرچہ صحابہ کرامؓ میں بھی بعض فروعی باتوں میں اختلافات تھے۔ مگر انہوں نے کبھی تلخ صورت اختیار نہ کی نبوت سے جتنا زیادہ قرب تھا ایسے اختلافات باوجود موجود ہونے کے کوئی متنازعہ وجود نہیں رکھتے تھے۔ چنانچہ حضرت ابوبکر صدیقؓ کی خلافت جیسا مسئلہ باوجود اختلاف کے صرف ایک اقدام سے طے ہو گیا۔ اور باہمی اختلاف نے مسلمانوں کی صفوں میں کوئی انتشار پیدا نہ کیا۔ اور اسی طرح حضرت عمرؓ کی خلافت کا مسئلہ بھی طے ہو گیا۔ البتہ حضرت عثمانؓ کے عہد میں ایک نومسلم یہودی عبداللہ بن سبا نے سب سے پہلے اختلافات کو مسلمانوں کے لئے ایک اندرونی فتنہ کی صورت دی۔ اور اس کے بعد اس فتنہ کو خوارج نے ایک دوسرے رنگ میں اپنا لیا۔ یہاں تک کہ اللہ تعالےٰ کی حکمت کے ماتحت خلافت راشدہ ختم ہو گئی۔ اور مسلمانوں میں بادشاہی دور کا آغاز ہو گیا۔

آج یہ حالت ہے کہ مسلمان ایسے گروہوں اور فرقوں میں تقسیم ہو چکے ہیں کہ جو ایک دوسرے کو کافر اور واجب القتل سمجھتے ہیں اور یہاں تک نوبت پہونچی ہے۔ اور فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کو لکھنا پڑا ہے کہ

"اس ساری بحث کا ماحصل یہ ہے کہ شیعہ۔ سنی۔ دیوبندی۔ بریلوی اور اہلحدیث میں سے کوئی بھی مسلمان نہیں۔ اور اگر ریاست کی حکومت ایسی حکومت کے ہاتھ میں ہو جو دوسروں کو کافر سمجھتی ہے۔ تو ایک فرقہ کو چھوڑ کر دوسرے میں شامل ہونے کی سزا قتل ہے۔ اب اگر یہ کشمکش نظر رہے کہ ہمارے سامنے کوئی سے دو عالم بھی لفظ "مسلم" کی صحیح تعریف پر متفق نہیں ہو سکتے۔ تو ایسے عقیدے کے نتائج و عواقب کا اندازہ کرنے کے لئے وسعت تخیل کی قطعاً کوئی احتیاج نہیں۔ علماء نے اسی لفظ کی جو مختلف تعریفیں کی ہیں۔ ان سب کو جامۂ عمل پہنا دیا جائے اور ریاضی کے ایک قاعدے کے مطابق ان کے تمام متضمنات کو یکجا کرنے کے بعد فرد جرم عائد کرنے کا وہ طریق پوری طرح اختیار کیا جائے۔ جو کلیسا کی تحقیقاتی عدالت نے مغربی سائنسدان گیلیلو کے مقدمہ میں اختیار کیا تھا۔ تو جن اسباب کی بناء پر کسی کو جرم ارتداد میں واجب القتل ٹھہرایا جا سکے۔ اسی قدر زیادہ نظر آئیں گے۔ کہ ان کا شمار ہی نہ ہو سکے":

(الفضل ۵ مئی ۱۹۵۴ء ص ۸)

سوال یہ ہے کہ ایسی صورت میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہیئے۔ تاکہ وہ امن و امان اور ملک و قوم کے مفاد کے پیش نظر زندگی بسر کر سکیں انشاء اللہ آئندہ اشاعت میں ہم اس امر پر بحث کریں گے:

اک جہانِ نو کی سودائی ہے پہنائی مری

دل تڑپ کر رہ گیا اور آنکھ بھر آئی مری
بیٹھے بیٹھے یوں طبیعت آج گھبرائی مری

تنگ ہیں اہلِ جنوں پر اس زمیں کی وسعتیں
اک جہانِ نو کی سودائی ہے پہنائی مری

رات کے پچھلے پہر رونے کی لذت کا نہ پوچھ
اک بڑی مدت کے بعد اُمید بر آئی مری

سونے والوں کو گراں گزرے مرے نالے تو کیا
چھین لی جائیگی مجھ سے تابِ گویائی مری

منتظر ہے آج بھی ان کی نگاہِ ناز کی
صبح مہجوری مری یہ شامِ تنہائی مری

اس پہ ہر توقیر قرباں اس پہ ہر عزت نثار
ہے انہیں ناہیدؔ گر منظور رسوائی مری

عبد المنان ناہید

حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کے بد نتائج

محمد شفیع اشرف

(۴)

جیسا کہ گزشتہ قسط میں عرض کیا جا چکا ہے۔ حیاتِ مسیحؑ کے عقیدہ کے خطرناک نتائج اسلام پر عیسائی علماء کے متواتر اور زبردست حملوں کی شکل میں بھیانک طور پر روز رو زنمودار ہو رہے تھے۔ عیسائی جارحانہ طور پر اسلام اور بانئ اسلام صلے اللہ علیہ وسلم پر اعتراضات کر رہے تھے۔ اور مسیح کی افضلیت اور برتری ثابت کرنے کے لئے سر توڑ جدوجہد میں مشغول تھے۔ انہوں نے خود مسلمانوں کے مسلمات کو پیش کر کے مسلمانوں کو یہ دعوت دینا شروع کی۔ کہ وہ عیسائیت کے دامن میں آجائیں۔ اور ہمارے خداوند کا صحیح مقام پہچان کر ان کے ماننے والوں میں شریک ہوں۔ اور نجات حاصل کریں۔ ۱۹۳۴ء میں جب احمدیوں کی مخالفت میں "زمیندار اخبار" پیش پیش تھا۔ اور انہی مسائل میں عیسائیوں کا ہم نوا ہو کر وہ خود عیسائیت کا ڈیفنس کر رہا تھا تو عیسائی رسالہ المائدہ دسمبر ۱۹۳۴ء میں لکھا گیا کہ

"مبارک ہیں ایڈیٹر "زمیندار" اور ان کے معاون جو ہمارے خداوند کے بالمقابل کسی کو نہیں دیکھ سکتے۔ اور دھڑلے سے اس کی تردید کر رہے ہیں۔ اگر وہ تھوڑی سی اور حرکت کریں۔ اور خداوند کے مبارک سائے میں آجائیں۔ تو دین و دنیا میں سرخروئی نصیب ہو۔ یہ بات دل سے بھلانے کے قابل نہیں کہ جو ان کے لئے آخری دنوں میں حکم عدل بن کر کام آنے والا ہے۔ وہ اب بھی اس طاقت کا مالک ہے۔ مبارک ہیں وہ جو اس راز پر نظر کریں۔ اور دلی غور سے سوچ کر حرکت کریں۔ تاکہ ان پر خداوند کا جلال ظاہر ہو"۔

بدقسمتی سے مسلمانوں میں حضرت مسیح کے متعلق یہی خیال نہیں تھا کہ وہ آسمان پر زندہ ہیں۔ بلکہ اسی عقیدہ کے زیر اثر اور اسرائیلیات کی اتباع میں انہوں نے یہ امور بھی حضرت مسیح کے متعلق درست سمجھ لئے تھے کہ حضرت مسیح پرندوں کو پیدا کرتے تھے۔ مردوں کو زندگی دیتے تھے۔ آسمان پر چڑھ چکے ہیں اور پھر نازل ہوں گے۔ سب نبیوں کو شیطان نے مس کیا۔ لیکن حضرت مسیح اس سے پاک ہیں وغیرہ وغیرہ جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ عیسائیوں نے اسلام پر حملوں کی رفتار اور زیادہ تیز کر دی۔ اور انہیں اپنے مقصد کو کامیاب کرنے کے اور زیادہ مواقع حاصل ہو گئے۔ اور انہوں نے حضرت مسیح ناصری کی زندگی کے حیران کن واقعات کو پیش کر کے لوگوں کو اپنی طرف بلانا شروع کیا۔

پادری اکبر مسیح نے لکھا۔

"خداوند مسیح کے سوانح میں کئی امر حیرت ناک ہیں۔ جن کی نظیر دنیا کے کسی مصلح کی حیات میں نہیں ملتی۔ آپ کی کل مدت عمر ۳۳ برس تھی۔ جس میں آپ کی تبلیغ کا زمانہ ایک یا ڈھائی برس کے اندر اندر ہے۔ اور عیسائیت کی یہ عظیم الشان سلطنت جس نے تمام جہان کے مذاہب کو اپنی تعداد اپنی تہذیب اپنی فتح مندی اور اقتدار سے نیچا کر رکھا ہے۔ اسی قلیل مدت کا نتیجہ ہے۔ جہاں تمام بعد سے پچاس برس تبلیغ دین کی۔ حضرت محمد نے تئیس برس"۔

(سلک مروارید ۵۲)

اس اقتباس کو پڑھنے والے بھی اندازہ لگا سکتے ہیں کہ پادری اکبر مسیح صاحب دراصل کیا کہنا چاہتے ہیں۔ اور جس امر کو وہ دبی دبی زبان سے ادا کر رہے ہیں یعنی "حضرت محمد نے تئیس برس" کے جملہ سے ان کا کیا مطلب ہے۔

اسی طرح پادری اکبر مسیح نے "حضرت عیسیٰؑ" میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی بعض عبارتوں کا جواب دینے کی کوشش کرتے ہوئے لکھا۔

"اس تمام تقریر سے ثابت ہو گیا۔ کہ مسیح کی عصمت کی خصوصیت میں مرزا جی نے جو کچھ کلام کیا تھا۔ وہ سراسر قرآن و حدیث کی ضد تھا۔ اور یہ جو علماء اسلام کہتے تھے بالکل حق نکلا کہ مسیح ابن مریم اپنی بعض صفات میں بے مثل ہے۔ اور جو کمال اور بزرگیاں اس میں پائی جاتی ہیں۔ اس کے غیر میں نہیں پائی جاتیں۔ وہی ایک ہے جو اعلیٰ درجہ پر گناہوں سے پاک ہے شیطان نے اس کی پیدائش کے وقت اس کو چھوا نہیں۔ اور بجز اس کے سب نبیوں کو چھوا۔ اور کوئی شیطان کی مس سے بچ نہ سکا مگر ایک مسیح۔ اس صفت میں نبیوں میں سے اس کا کوئی بھی شریک نہیں اور جب حضرت مسیح کی زندگی کے حیرت افزا عظیم الشان واقعات پر ایمان کی نظر سے غور و فکر کیا جاتا ہے۔ درگاہ سرمدی میں اپنی والدہ صدیقہ کی بے نظیر مقبولیت ان کا تولد بے پدر۔ ان کے معجزات بینات ان کا صعود آسمانی۔ ان کی حیات۔ ان کا دوبارہ بڑے جلال و نصرت کے ساتھ نزول اور ان کا بطور حاکم عادل کے قیام تو ہم کو کوئی حیرت نہیں ہوتی ..... گو مرزا جی ساری عمر اسی پر رویا کریں کہ اہل اسلام نے حضرت عیسیٰ کو حد سے زیادہ بڑھا دیا۔ یہاں تک کہ بعض نے کہا۔ کہ وہ فرشتہ ہے انسان نہیں۔ اور بعض نے کہا کہ وہ ایک کلمہ ہے۔ اور روح اللہ ہے اس صفت میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ اور بعض نے اس پر اور حاشیے چڑھائے۔ اور کہا کہ وہ ایک الگ مخلوق ہے۔ جو فرشتوں سے بڑھ کر ہے۔ کیونکہ ملائک تو عرش پر نہیں جا سکتے۔ مگر وہ عرش پر بیٹھا ہے۔ کیونکہ خدا تعالیٰ کی طرف اس کا رفع ہوا۔ اور خدا عرش پر ہے۔ پس وہ ہر ایک فرشتہ اور ہر ایک مخلوق سے افضل ہے۔ یہ تو بعض علماء کا قول ہے۔ مگر صاحب کتاب "انسان کامل" عبد الکریم نے جو متصوفین میں سے ہے۔ اس بارے میں حد ہی کر دی اور کہا۔ کہ تثلیث ایک معنی کی رو سے حق ہے۔ اور اس میں کچھ حرج نہیں۔ اور عیسیٰ ایسا ہے۔ اور ایسا ہے۔ بلکہ اس طرف اشارہ کر دیا۔ کہ وہ خدا تعالیٰ کی مخلوق نہیں ہے۔" (نور الحق) .... کیا حیرت کہ جب انہوں نے دنیا میں ایک ایسے فوق الانسان وجود کا مشاہدہ کیا۔ جو قدرت الٰہیہ کا ایسا بین مظہر تھا۔ اور اس کو ایسے روحانی اوج اور بلندی پر دیکھا جس تک کوئی مخلوق کبھی نہ پہنچ سکا۔ اور جس کے اوپر سوائے خالق کونین کے کوئی نظر نہ پڑا۔ تو ان کی نگاہ خیرہ ہو گئی۔ اور بے خودی کے عالم میں جہاں مناظرہ اور مکابرہ اپنے تئیں گم کر دیتا ہے۔ یہ لوگ وہ کچھ کہہ گزرے جو کہہ گئے۔ اور کیونکر نہ کہتے۔ ان کو تو عذر لگتا کہنا تھا۔ عیسائیوں کی ضد میں اپنا ایمان برباد کرنا منظور نہ تھا۔"

(ضربت عیسوی ص ۱۷۱)

ضرورت مند اصحاب متوجہ ہوں

Royal Pakistan Air force Commissioning in General Duties (Pelot) Branch

امیدواران (ہوائی فوج میں کمیشن افسری کے خواہشمند) نزدیک ترین۔ آر پی۔ اے ایف ریکروٹنگ آفیسر سے بلا توقف درخواست کریں۔ مشرقی پاکستان میں ۲۵ جون تک اور مغربی پاکستان میں ۱۵ جولائی تک موزوں امیدواران انٹرسروسز سیلکشن بورڈ کے سامنے پیش ہوں گے۔

شرائط:۔ غیر شادی شدہ۔ یکم نومبر ۱۹۵۲ء کو عمر ۱۷ تا ۲۰ سال انٹرمیڈیٹ یا سینئر کیمبرج یا فرسٹ ڈویژن سائنس والا میٹرک ہو۔ ملازمت کی شرائط و دیگر معلومات مندرجہ ذیل دفاتر بھرتی سے حاصل ہو سکتے ہیں۔

(۱) انگل روڈ کراچی (۲) ۳۸ ایبٹ روڈ لاہور (۳) ۵۸ دی مال پشاور (۴) گلوسٹر روڈ کوئٹہ (۵) دی مال راولپنڈی۔ (۶) ڈیف اینڈ ڈم بلڈنگ رمنا ڈھاکہ (سول لاہور ۵/۵۲)

Royal Pakistan Navy 12th J.S.P. C.T.S. Course

تحریری امتحان انگریزی۔ جنرل نالج۔ ریاضی۔ فزکس۔ کیمسٹری میں ۲۲ تا ۲۵ جون ۱۹۵۲ء کراچی لاہور۔ پشاور۔ ڈھاکہ اور چٹاگانگ میں ہوگا۔ کامیاب امیدواران کا طبی معائنہ ہوگا۔ اور انٹر سروسز سیلکشن بورڈ کے سامنے انٹرویو ہوگا۔ انتخاب میں آنے والے رائل پاکستان نیول سیلکشن بورڈ کے سامنے پیش ہونگے آخری منتخب شدہ جوان پری کیڈٹ ٹریننگ سکول کوئٹہ میں ٹریننگ کے لئے بھیجے جاویں گے۔ جہاں ان کو ۲۵ روپے ماہوار وظیفہ ملے گا۔ اور کیڈٹ مقرر ہونے پر ۱۲۰ روپے ماہوار

شرائط۔ غیر شادی شدہ۔ پیدائش یکم دسمبر ۱۹۳۶ء و یکم نومبر ۱۹۳۸ء کے درمیان ہو۔ یکم نومبر ۱۹۵۲ء کو عمر ۱۶ و ۱۸ سال کے درمیان ہو۔ میٹرک یا سینئر کیمبرج پاس ہو۔ فیس داخلہ ۵ روپے فارم داخلہ اور پری کیڈٹ پمفلٹ وغیرہ حسب ذیل پتہ سے طلب ہوں۔

Naval Officer Incharge Strand Road
Chittagon یا The Captain R.P.N. Barracks
Queens Road Karachi

درخواستیں بنام
The Captain R.P.N. Barracks
Queens Road Karachi

۱۴ مئی تک طلب کی گئی ہیں۔ (سول لاہور ۵/۹)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

روزہ اور اس کے احکام کا فلسفہ

(۲)

(از مکرم میجر ڈاکٹر شاہ نواز خان صاحب پشاور)

قبولیت دعا کے بعض گر

روزوں کا قبولیت دعا کے ساتھ بھی گہرا تعلق ہے۔ فرمایا۔ واذا سئالک عبادی عنی فانی قریب۔ یعنی انی قریب کیسا پُر محبت کلام ہے۔ جس طرح ماں جب بچے کی چیخ سنتی ہے۔ تو جلدی سے کہتی ہے۔ ڈر نہیں میں قریب ہی ہوں۔ یہ ایک بہت تسلی دینے والا فقرہ ہے۔ کہ پکار کو سننے والا قریب ہی ہے۔ وہ شاہ رگ سے بھی زیادہ نزدیک ہے۔ اور فوراً مدد کو پہنچتا ہے۔ مگر اس کے لئے بھی شرائط ہیں۔ جو قبولیت دعا کے لطیف گُر ہیں۔ اور ان کا ذکر اگلے حصہ میں ہے۔ فرمایا۔ اجیب دعوۃ الداع اذا دعان۔ فلیستجیبوا لی ولیومنو بی لعلھم یرشدون۔ یہاں تفصیل کی گنجائش نہیں۔ مختصراً اس کا مطلب یہ ہے۔ کہ قبولیت دعا کے لئے ضروری ہے۔ کہ اول پکار سچی ہو۔ نہ کہ رسمی طور پر۔ ضرورت حقیقی ہو۔ تڑپ ہو اضطرار ہو۔ پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ پکارنے والا اللہ تعالیٰ کا فرمانبردار بڑا صالح ہو۔ شکبر۔ نافرمان عاصی نہ ہو۔ یعنی اس کی پکار کا وہ بھی جواب دینے والا ہو۔ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ اس کو پورا ایمان اور یقین ہو۔ کہ اللہ تعالیٰ ہر شے پر قادر ہے۔ وہ ضرور دعا قبول کرے گا وغیرہ۔

روزہ کی حد اور تبین کی تشریح

روزہ کی حد۔ سحری کے وقت صبح صادق کے اچھی طرح کھل جانے سے شام کو غروب آفتاب تک ہے۔ اس عرصہ میں رمضان میں کھانا پینا۔ مخصوص تعلقات۔ سگریٹ نوشی وغیرہ منع ہے۔ بلکہ حرام ہے۔ صبح صادق کے لئے قرآن کریم میں تبین کا لفظ آیا ہے۔ جس کے معنے اچھی طرح کھل جانے اور واضح ہو جانے کے ہیں۔ پس ثابت ہوا۔ کہ معمولی سفیدی حاشے کے ظاہر ہونے پر جلدی اذان نہیں دینی چاہیئے۔ احادیث سے ثابت ہے۔ کہ صحابہ رضؓ نے ایک دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شکایت کی۔ کہ فلاں بزرگ جلدی اذان دے دیتے ہیں۔ تو حضورؐ نے فرمایا۔ کہ لوگو۔ ام مکتوم کی (جو نابینا صحابی تھے) اذان پر کھانا چھوڑا کرو۔ ظاہر ہے کہ ایک نابینا تو اسی وقت اذان دیگا۔ جب لوگ سحری کھا کر خود پکار اٹھیں گے۔ کہ حافظ صاحب۔ اٹھیں۔ اذان کا وقت ہو گیا ہے۔ دین میں یُسر ہے۔ اور کمزوروں کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ بالعموم یہ وقت طلوع آفتاب سے سوا گھنٹہ قبل ہوتا ہے۔ مثلاً جہاں سورج ۵ بجے نکلتا ہو۔ وہاں سحری کا آخری وقت پونے چار بجے ہوگا۔

سحری کا کھانا سنت ہے۔ اور اس میں برکت بھی ہے۔ کیونکہ اس طرح دن کو کمزوری کم ہوتی ہے۔ اور روزوں کی توفیق ملتی رہتی ہے۔ مگر اس کا کھانا روزہ کے لئے شرط نہیں ہے۔ کیونکہ روزہ فرض ہے۔ اور سنت کے لئے فرض کا ترک گناہ ہے۔ پس اگر کسی کی سحری کے وقت آنکھ نہ کھلے تو بھی روزہ فرض ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے فرمایا۔ میری امت اس وقت تک اچھی حالت میں رہے گی۔ جب تک مسلمان افطاری میں جلدی کریں گے۔ اور سحری دیر سے کھایا کریں گے۔ یعنی آخری وقت جو نماز فجر سے چند منٹ قبل ہوتا ہے۔ رمضان کے ساتھ ہی اعتکاف کا ذکر بھی آتا ہے۔ جو کہ آخری دس دن میں ہوتا ہے۔

سورہ بقرہ رکوع ۲۳ کے آخر میں روزوں کے ذکر کے معاً بعد حرام خوری کا ذکر ہے۔ کہ اس سے بچو۔ اس میں ایک لطیف نفسیاتی نکتہ قرآن کریم نے بیان فرمایا ہے۔ کہ لوگو جب تم نے ایک ماہ خدا کے حکم کے ماتحت حلال اشیاء کو بھی ترک کر دیا تھا۔ تو یہ ہو کس طرح سکتا ہے۔ کہ تم اب گیارہ ماہ حرام خوری کرتے رہو۔ پس اس مشق کا لازمی نتیجہ یہ ہونا چاہیئے۔ کہ تم سارا سال حرام خوری سے بچو۔ اور حلال کی روزی کھاؤ۔ تا خون صالح پیدا ہو۔ اور اعمال صالح کی توفیق ملتی رہے۔

ایک ماہ لگاتار بلا وقفہ روزے رکھوانے میں حکمت یہ ہے۔ کہ انسان ضبط نفس۔ ترکِ نفس۔ ترکِ خواہشات اور صبر۔ نماز تہجد ذکر الہٰی۔ تلاوت قرآن کریم کا عادی ہو جائے۔ یہ قاعدہ ہے کہ ناغے سے انسان کام کو بھول جاتا ہے۔ جیسا کہ سائیکل یا موٹر چلانا سیکھنے والے جانتے ہیں۔ کہ ہر روز کی مسلسل مشق سے ہی ہر کام سیکھا جا سکتا ہے۔ پس روزوں کی یہ مشق انسان کو حوادث۔ مصائب۔ قحط سفر۔ بیماری۔ اور جہاد میں کام آتی ہے۔

بعض ضروری ہدایات

غرضیکہ روزہ ایک نہایت ہی پُر حکمت طریق انسان کے جسمانی اور نفسانی گندوں کو جلانے کا ہے۔ اور اس کی مثال اس موٹر انجن کی ہے۔ جس کے Radiator میں تھوڑا پانی ڈال کر خوب تیز کر دیا جائے۔ اور اس کے نتیجہ میں ... [illegible] ... ہے۔ کہ یہ کام ایک بہت نازک اپریشن کی طرح کا ہے۔ اس لئے اس میں بے احتیاطی سے نقصان بھی ہو سکتا ہے۔ پس ضروری ہے۔ کہ روزہ کے دنوں میں بہت احتیاط کی جائے۔ سب سے پہلے ضروری ہدایت یہ ہے۔ کہ رمضان سے دو ایک دن پہلے رات کو ہلکا سا جلاب لے لیا جائے۔ اور صبح سحری کا ناشتہ بہت ہلکا اور زود ہضم ہو۔ اس کا بہت ہی فائدہ ہوتا ہے۔ غذا کو اگر ایک دم بند کر دیا جائے۔ اور آنتوں میں فاسد مادے موجود ہوں۔ تو فاقہ کی وجہ سے وہ اپنے زہروں کو جذب کرنا شروع کر دیتی ہیں۔ جو خون میں مل کر Histamin کی سمیت کی علامات پیدا کر دیتے ہیں۔ مثلاً سر درد۔ سستی۔ نیند کی زیادتی۔ زکام کی علامات۔ چھینک بار بار آنا۔ ناک بہنا۔ کمزوری اور ضعف وغیرہ۔ رمضان سے قبل روزہ رکھنا منع ہے۔ سوائے ان کے جو ہر ماہ رکھنے کے عادی ہوں۔ پھر یہ بھی ضروری ہے۔ کہ پہلے دو تین روز سحری کے وقت بہت ہلکا ناشتہ کسی زود ہضم شے سے کیا جائے۔ تاکہ جسم بے وقت کھانے کا آہستہ آہستہ عادی ہوتا جائے۔ بعض لوگ پہلی رات سے ہی ثقیل پراٹھے اور مرغن سالن کھانا شروع کر دیتے ہیں۔ جس سے ہاضمہ بگڑ جاتا ہے۔ اور ضعف زیادہ ہوتا ہے۔

اسی طرح افطاری کے وقت بھی پانی کم پینا چاہیئے۔ خاص کر برف کے استعمال میں بہت احتیاط کی ضرورت ہے۔ ایسے لوگوں کے لئے بہتر ہے۔ کہ وہ افطاری کے ساتھ کھانا بھی کھا لیا کریں۔ تا وہ زیادہ پانی کے ضرر سے بچ سکیں۔ خالی معدہ یک دم سخت سرد پانی زیادہ مقدار میں پینے سے قولنج کا درد ہو جاتا ہے۔ اور بعض دفعہ موت بھی واقع ہو جاتی ہے۔ پیاس بجھانے کے لئے چائے کا استعمال برف سے بہتر ہے۔

روزہ کی حالت میں بار بار غسل کرنا یا گیلا کپڑا اوڑھنا مضر ہوتا ہے۔ اسی طرح زیادہ دیر پنکھے کے نیچے سونا بھی مضر ہے۔ کیونکہ اس طرح جسم میں سے پانی پسینہ کے راستے زیادہ خارج ہو جاتا ہے۔ اور پیاس لگتی ہے۔ یعنی اس سے Dehydration ہو جاتا ہے۔ جو ضعف پیدا کرتا ہے۔ اسی حکمت کے ماتحت شریعت نے تمباکو نوشی کو روزے کی حالت میں منع کیا ہے۔ کیونکہ اس عادت سے بھی بار بار کش لگانے سے سانس کے ذریعہ جسم میں سے پانی کافی نکل جاتا ہے۔ اور پیاس ... [illegible] ... چنانچہ اسی وجہ سے مریضوں کو کسی لمبے اپریشن سے قبل انتظار کے کمرہ میں بیٹھے سگریٹ نوشی کی اجازت نہیں دی جاتی۔ یوں بھی شریعت کا منشاء یہ ہے۔ کہ انسان کو خواہشات پر قابو ہو۔ وہ خواہشات کو دبا سکے۔ اور لغو عادات کو ترک کر سکے۔ اس لئے بھی سگریٹ نوشی اور تمام لغو کاموں سے منع کیا ہے۔

روزہ میں پانی کیوں منع ہے

یہاں ایک سوال کا جواب دلچسپی سے خالی نہ ہوگا۔ کہا جاتا ہے۔ کہ شریعت نے پانی پر کیوں پابندی لگائی ہے۔ یعنی روزہ کی حالت میں پانی پینا کیوں منع ہے۔ اس کا تو کوئی نقصان نہ تھا۔ جب ڈاکٹر یہ کہتے ہیں۔ کہ پانی خوب پیو۔ اور بغیر پیاس کے پیو۔ یہ بے ضرر چیز ہے۔ ہاں خوراک کی زیادتی چونکہ مضر تھی۔ اس لئے اس پر پابندی کی ضرورت تو ظاہر ہے۔ مگر پانی پینے پر کیوں پابندی لگائی گئی۔

اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پانی کی زیادتی بھی مضر ہوتی ہے۔ جسم کے اندر پانی کو جزو بدن بنانے کا بہت نازک اور وسیع نظام ہے۔ اور زائد پانی کو جلد خارج کر دیا جاتا ہے۔ اور اگر کسی وجہ سے یہ پانی خارج نہ ہو۔ تو وہ جسم کے اعصاب اور نازک رگوں میں جمع ہو کر مرض پیدا کر دیتا ہے۔ چنانچہ تجربہ سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مرگی کا ایک سبب دماغ کے پردوں میں پانی کی زیادتی بھی ہے۔ اسی طرح ایک اور تکلیف دہ مرض جس میں سخت الٹی اور چکر آتے ہیں۔ اور ضعف ہو جاتا ہے۔ اندرونی کان کی باریک رگوں میں پانی کی زیادتی سے پیدا ہوتا ہے۔ اس کو انگریزی طب میں Mieneris Syndrome کہتے ہیں۔ پس پانی پر کنٹرول بھی ضروری تھا۔ تا جسم میں سے زائد پانی نکل کر ان باریک امراض کی روک تھام ہو سکے۔ (باقی)

ضروری اعلان

گذشتہ سال نظارت تعلیم و تربیت نے تمام جماعتوں کو بذریعہ خطوط توجہ دلائی تھی۔ کہ ہر جماعت ماہانہ تربیتی رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک نظارت تعلیم و تربیت میں بھجوا دیا کرے۔ لیکن باوجود توجہ دلانے کے صرف چند جماعتوں کی طرف سے ہی باقاعدہ رپورٹ موصول ہوتی رہی ہے۔ اور باقی جماعتوں نے اس طرف قطعاً توجہ نہیں دی۔ جن جماعتوں کی طرف سے رپورٹیں موصول ہوتی رہی ہیں۔ حسب ذیل ہیں (۱) سیالکوٹ (۲) گجرات شہر (۳) گوجرخاں (۴) کوٹ فتح خاں۔ (۵) کسراں (۶) کیمبل پور (۷) ٹوپی (سرحد) (۸) گگھڑ (۹) چک جھمرہ (۱۰) اوکاڑہ (۱۱) سرگودھا (۱۲) بھیرہ

نوٹ:۔ رپورٹ ہر ماہ کی دس تاریخ تک دفتر میں پہنچ جانی چاہیئے۔

جن اخبارات کو حکومت پنجاب کی طرف سے مالی امداد مل رہی تھی وہ اس تنازع میں سرگرمی سے مصروف تھے

محکمہ تعلیم کے ایک افسر نے مطلع کر دیا تھا کہ یہ پرچے حکومت کا روپیہ بُری طرح ضائع کر رہے ہیں

فسادات پنجاب کی تحقیقاتی عدالت کی رپورٹ کا پہلا باب

(گذشتہ سے پیوستہ)

اخبارات!

لاہور کے ممتاز اخبارات میں پاکستان ٹائمز سول اینڈ ملٹری گزٹ، نوائے وقت، امروز، زمیندار احسان۔ مغربی پاکستان آفاق، جماعت اسلامی کا تسنیم اور احرار کا پرچہ آزاد شامل ہیں۔ ان میں سے پہلے چار اخبارات نے اپنے کو احمدی اور غیر احمدی کی بحث میں نہ الجھایا۔ اور تسنیم نے کبھی کبھی اس کے متعلق لکھا۔ لیکن جہاں تک باقی اخبارات کا تعلق ہے ۱۹۵۱ء کے وسط میں مغربی پاکستان نے اس موضوع کا تین موقعوں پر حوالہ دیا۔ اور آفاق نے دو دفعہ سے زیادہ نہیں۔ لیکن آزاد اور زمیندار نے اپنے آپ کو پوری طرح اس بحث میں الجھایا۔ اور احمدیوں کے عقائد اور ان کے لیڈر چودھری ظفر اللہ خان کے خلاف مہم جاری رکھی آفاق خاص طور پر مسٹر دولتانہ کا پرچہ تھا۔ اور زمیندار۔ احسان اور مغربی پاکستان کو حکومت کی طرف سے امداد مل رہی تھی۔ ان اخبارات کی امداد کی تفصیل کا مسئلہ بڑا دلچسپ ہے۔ اس لئے ہم اُس کا حوالہ یہاں دیں گے۔

سرکاری امداد!

۱۹۴۷ء میں پاکستان کے مشاورتی تعلیمی بورڈ نے صوبائی حکومت کے سامنے سفارشات پیش کی تھیں۔ کہ صوبہ میں جہالت کو ختم کرنے کے لئے تعلیم بالغان کا سلسلہ شروع کیا جائے۔ اس منصوبہ کی تفصیل یہ تھی:۔

(۱) دیہاتیوں میں لائبریریاں قائم کرنا۔

(۲) ریڈیو اور فلموں کا استعمال

(۳) مناسب لٹریچر کی بہم رسانی۔

(۴) پورے وقت یا کچھ وقت کے لئے رکھے گئے اساتذہ کے ذریعہ ادبی اور تعلیمی مراکز کو چلانا۔

اس سلسلہ کا چارج محکمہ تعلیمات کے پاس تھا۔ اور ۴۹-۱۹۴۸ء میں ۲۵۰۰۰ روپے ۵۰-۱۹۴۹ء میں ۱۰۰۰۰ روپے ۵۲-۱۹۵۱ء میں ۶۰۰۰ اور ۵۳-۱۹۵۲ء میں بھی ایسی ہی رقوم الاٹ کی گئی تھیں۔ ۸ ۔ اپریل ۱۹۵۱ء کو ڈائریکٹر تعلقات عامہ سید نور احمد نے چیف سیکرٹری کے سامنے ہسپتالوں۔ جیلوں۔ سکولوں اور کالجوں کے لئے اخبارات خریدنے کی تجویز پیش کی اور اس مقصد کے لئے پچاس ہزار روپیہ کی منظوری کے لئے کہا۔

تجویز پیش کرتے وقت اُنہوں نے کہا۔ میں یہ کہنے میں غلطی نہیں کروں گا۔ کہ اگر وزیر اعلیٰ اور وزیر تعلیم اس پر متفق ہو گئے۔ تو یہ اخراجات تعلیم کی مد میں خرچ کرنے کے مترادف ہوں گے۔ پبلسٹی کے علاوہ اس سکیم کا اہم ترین پہلو یہ ہے۔ کہ پنجاب کی جیلوں، محکمہ تعلیم تعلیم بالغان کے مراکز میں یہ مواد تعلیم کی مہم میں مؤثر ثابت ہو گا۔ اگر اس مد پر اخراجات کے لئے روپیہ کی منظوری دے دی گئی۔ تو رقم میری دسترس میں رہے گی۔

تعلیم بالغان فنڈ

انہوں نے مزید کہا۔ لیکن بغیر دلیل دیئے سکیم کی مزید تفصیل راز میں رہے گی۔ چیف سیکرٹری نے تجویز کی حمایت کی۔ اور وزیر تعلیم کے ساتھ مشورہ کے لئے وزیر اعلیٰ کے پاس بھیج دی۔ لیکن محکمہ تعلیم نے اس بنا پر اس کی مخالفت کی۔ کہ اخبارات خواندہ لوگوں کے لئے مفید ہو سکتے ہیں۔ ان ان پڑھ لوگوں کو خواندہ نہیں بنایا جا سکتا۔ اور محکمہ تعلیم کے متعلقہ افسر نے مزید سوچا کہ مجوزہ اخراجات تعلیم بالغان اسکیم سے درست طور پر منتقل نہیں کئے جا سکتے۔ لیکن محکمہ تعلیم کے احتجاج کے باوجود ۲ مئی ۱۹۵۱ء کو وزیر اعلیٰ نے رقم منظور کر لی اور اس کے ڈائریکٹر تعلقات عامہ کی دسترس میں رکھنے کا فیصلہ کیا۔ وقتاً فوقتاً ڈائریکٹر تعلقات عامہ محکمہ تعلیم سے رقم مانگتے اور وصول کرتے رہے۔ انہوں نے ۵۲-۱۹۵۱ء اور ۵۳-۱۹۵۲ء کے لئے کل ۲۰۵۰۰۰ کی رقم وصول کی۔

یہ رقم مندرجہ ذیل طریقے سے خرچ کی گئی

(۱) پچاس ہزار روپیہ جون ۱۹۵۱ء میں موصول ہوا

آفاق کو ۲۴۰۰۰ روپے

زمیندار کو ۴۰۰۰ روپے

دوبارہ زمیندار کو ۴۰۰۰ روپے

(۲) پچاس ہزار روپیہ دسمبر ۱۹۵۱ء میں موصول ہوا

احسان کو ۸۰۰۰/-/- روپے

آفاق کو ۱۸۰۰۰/-/- روپے

زمیندار کو ۵۰۰۰ روپے

مغربی پاکستان کو ۷۰۰۰ روپے

کل ۳۸۰۰۰ روپے

بقایا ۱۰۰۰ روپے

(۳) ایک لاکھ روپیہ جون ۱۹۵۲ء میں وصول ہوا

زمیندار کو ۱۰۰۰۰ روپے

آفاق کو ۴۰۰۰۰ روپے

احسان کو ۴۰۰۰۰ روپے

مغربی پاکستان کو ۴۰۰۰ روپے

زمیندار کو ۷۰۰۰ روپے

مغربی پاکستان کو ۱۰۰۰ روپے

کل ۱۰۲۰۰۰ روپے

(۴) تین ہزار روپیہ دسمبر ۱۹۵۲ء میں وصول ہوا

مغربی پاکستان کو ۳۰۰۰ روپے

اس سے پتہ چلتا ہے۔ کہ آفاق کو کل ایک لاکھ احسان کو ۴۸ ہزار مغربی پاکستان کو ۱۵ ہزار اور زمیندار کو ۳۰ ہزار دیا گیا۔ ان پرچوں کو ادائیگی جن میں سے دو کی اشاعت بالکل تھوڑی تھی پیسہ پھاڑ کر پھینکنے کے مترادف تھی۔ اور اس احسان کی وجہ سے اُنہیں حکومت کی خواہش کے مطابق اپنی پالیسی بنانے میں کوئی ہچکچاہٹ نہ ہوئی۔ تاہم ان اخبارات سے معلوم ہوتا ہے۔ کہ وہ اس تنازع میں سرگرمی سے مصروف تھے۔ اور وہ ان دنوں بھی جب انہیں روپے ملتے تھے۔ تحریک کو ہوا دیتے رہے۔ ان کی یہ سرگرمی ڈائریکٹر محکمہ تعلیم کے دفتر میں آنریری اسپیشل ڈپٹی ڈائریکٹر مسٹر نثار اللہ خان نے نوٹ کی۔ اور انہوں نے لکھا کہ یہ اخبارات فائدہ کی بجائے نقصان پہنچا رہے ہیں۔ اور ان اخبارات پر حکومت کا روپیہ ضائع ہو رہا ہے۔ جو سیاسی اور فرقہ پرستانہ تنازعات میں بُری طرح الجھے ہوئے ہیں۔ آفاق کا معاملہ خاص طور پر قابل غور ہے۔ کیونکہ یہ چیز دستاویزی شہادتوں سے ثابت ہو چکی ہے۔ کہ اس پر میر نور احمد کا کنٹرول تھا۔ اور اگر اس پرچہ کے ایڈیٹر پروفیسر محمد سرور کی شہادت کو تسلیم کر لیا جائے۔ تو یہ مسٹر دولتانہ کا پرچہ تھا جب اس کو روزنامہ میں تبدیل کیا گیا۔ تو اس کا سرمایہ بیالیس ہزار تھا۔

آفاق کا قصہ

میر نور احمد کے بیٹے میر اقبال احمد اس پرچے کے شعبہ اشتہارات کے منیجر تھے۔ اور وہ اس پرچہ کے سٹاف میں مختلف حیثیتوں سے مسلسل کام کرتے رہے۔ اور اب منیجنگ ڈائریکٹر ہیں۔ مسٹر دولتانہ نے بذات خود پانچ ہزار روپے کی رقم پیش کی تھی۔ جو انہوں نے لائل پور کے بعض مسلم لیگیوں سے جمع کی تھی۔ اور یہی رقم بعد ازاں میر اقبال احمد کے لئے حصے خریدنے کا باعث بنی۔ اور یہی رقم آگے چل کر ۱۹۵۳ء کے نازک دور میں دنیائے صحافت میں فلاح کا باعث بنی۔ حکومت کی مالی امداد وصول کرنے کے باوجود انہوں نے اپنے آپ کو مذہبی بحث میں الجھا لیا۔ اور لوگوں نے شبہ کرنا شروع کر دیا۔ کہ فرقہ وارانہ منافرت پیدا کرنے کے لئے حکومت ان پرچوں کی حوصلہ افزائی کر رہی ہے۔ اگرچہ یکم جون ۱۹۵۲ء کو آفاق کے پرچے میں اس چیز کا اعلان کیا گیا تھا کہ پرچہ ہر قسم کی فرقہ پرستی کے خلاف ہے۔ لیکن ۲۴ جولائی ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں مالی امداد کی قسط مل جانے کے بعد اس نے اعلان کیا۔ کہ وہ قادیانیوں کے متعلق خاص توجہ مبذول کرے گا۔ اور اس کے بعد یہ ظاہر کرنے کے لئے کہ قادیانی پاکستان کی سالمیت کے لئے خطرہ ہیں خاص مضامین لکھنے شروع کر دیئے چنانچہ پروگرام کے مطابق اس موضوع پر پہلا مضمون ۵ جولائی ۱۹۵۲ء کے پرچہ میں چھپا اور اس شمارہ کے ساتھ لگائی ہوئی ایک چٹ سے ظاہر ہوتا ہے کہ جمعہ کے روز مساجد میں اس کی کاپیاں مفت تقسیم کی گئیں۔ اس مضمون میں یہ ظاہر کرنے کی کوشش کی گئی تھی۔ کہ قادیانیوں اور مسلمانوں کے اختلافات سب مسلمانوں کے لئے مشترک ہیں۔ اور قادیانی اسلام کا کوئی فرقہ نہیں۔ کیونکہ مرزا غلام احمد کی نبوت پر ایمان اُن کا خاص عقیدہ ہے۔ اور کفر کے برخلاف ان کا یقین بھی اس میں شامل ہے۔ اور وہ کا ایک جدا قوم ہیں جن کی اپنی حکومت ہے۔ اپنی عدالتیں اور پولیس مجسٹریٹ ہیں۔ اور جن کا مقصد حکومت کے تمام محکموں پر قبضہ کرنا ہے۔ قادیانیوں کو الگ قوم ثابت کرنے کی کوشش کرتے ہوئے مضمون میں تجویز کیا گیا تھا۔ کہ مسلمانوں کی تمام پارٹیوں کو اس مسئلہ پر اکٹھے ہو جانا چاہیئے

اور اس کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کے لئے عملی پروگرام بنا چکا ہے۔ اس مضمون میں اس امر پر خاص طور پر زور دیا گیا تھا۔ کہ اس مقصد کو حاصل کرنے کی کوشش میں طاقت، بورٹ مار، غنڈہ گردی، اغوا، گالیاں دینا۔ منہ کالا کرنا۔ اور اجتماع کو منتشر کرنے کی کوشش نہیں کرنی چاہیئے۔ اور اس سلسلہ میں تمام سرگرمیاں قانون کے دائرہ میں رہنی چاہئیں۔

احمدیوں کے خلاف مضامین!

صرف ماہ جولائی میں اس موضوع پر یکے بعد دیگرے چودہ مضامین لکھے گئے۔ ان تمام مضامین کا رجحان اس قسم کا تھا۔ کہ قادیانی ایک الگ قوم ہیں۔ اور ان کو اقلیت قرار دینے کے متعلق ایک مہم جاری رکھنے کے لئے تمام سرگرمیاں قانون کے دائرہ میں رہ کر جاری رکھی جائیں۔ اور جدوجہد طاقت کو استعمال کئے اور قانون توڑے بغیر جاری رہے۔

۸ جولائی کے مضمون کی اشاعت کے بعد آئندہ شمارہ میں ایک اور مضمون شائع ہوا۔ جس کا عنوان تھا۔ "دفعہ ۱۴۴ اور ختم نبوت" جس میں احرار کو جارحانہ تقریریں کرنے سے منع کیا گیا تھا۔ اور کہا گیا تھا کہ یہ رویہ قانون کو توڑنے اور لاقانونیت پیدا کرنے کی طرف رہنمائی کرے گا۔ اسی تاریخ کے شمارہ میں دو اور مضامین بھی تھے ایک مضمون ان تقریروں کی نقل تھا۔ جو احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے متعلق مختلف مقامات پر کی گئی تھیں۔ اور جن میں چوہدری ظفر اللہ خان کی علیحدگی کا مطالبہ کیا گیا تھا۔ اور دوسرے مضمون میں احرار کو یقین دہانی کرائی گئی تھی۔ کہ اگر وہ اشتعال پھیلانے اور لاقانونیت پیدا کرنے سے باز رہیں تو کوئی وجہ نظر نہیں آتی۔ کہ مسلمانوں اور حکومت میں جو اجنبیت نظر آتی ہے۔ وہ ایک لمحہ سے بیشتر ختم نہ ہو جائے۔ مضمون میں مرزا بشیر الدین محمود احمد کی بعض اشتعال انگیز تقریروں کا حوالہ بھی دیا گیا تھا۔

بیانات

۹ جولائی کے مضمون کا عنوان تھا۔ "لاقانونیت ختم کرو" اس میں لوگوں کو ہدایت کی گئی تھی۔ کہ اس مسئلہ کو مسلمانوں کا مشترکہ مسئلہ بنائیں۔ اور دفعہ ۱۴۴ کے قوانین کی خلاف ورزی نہ کریں۔ اس شمارہ میں ایک اور مضمون تھا۔ جس میں احمدیہ تحریک کے متعلق علامہ اقبال کے سترہ سالہ پرانے خیالات کا اظہار کیا گیا تھا۔

۱۰ جولائی کے شمارہ میں مولانا احمد علی کا بیان شائع کیا گیا۔ جس میں حکومت کی اس وضاحت کا خیر مقدم کیا گیا تھا۔ کہ مساجد میں دفعہ ۱۴۴ کا نفاذ نہیں ہوتا۔ اور قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے متعلق حکومت پنجاب کو کوئی سروکار نہیں۔ اور مطالبات قانون کو توڑے بغیر پیش کئے جانے چاہئیں۔ اس شمارہ میں مولانا ابوالحسنات کا ایک بیان بھی موجود تھا جنہوں نے حکومت پنجاب کے اعلامیہ کا خیر مقدم کیا تھا۔ اور اعلان کیا تھا۔ کہ وہ کسی پارٹی کو سیاسی اقتدار کے حصول کے لئے مذہب کو استعمال نہیں کریں گے اور جو لوگ قانون کو توڑنا چاہتے ہیں۔ وہ ان سے تعاون نہیں کریں گے۔ مولانا نے لاقانونیت اور اشتعال انگیز تقریروں کی مذمت کی تھی۔ اور کہا تھا کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبات کو تسلیم کرانے کے لئے امن اور قانون کا احترام کرتے ہوئے کامیابی حاصل کی جا سکتی ہے۔ اسی پرچہ میں ایک مراسلہ بھی شائع ہوا تھا۔ جس میں ختم نبوت کے متعلق اخبار کی خدمات کو سراہا گیا تھا۔ اور اس میں اس امر کا اظہار بھی کیا گیا تھا۔ کہ ایجی ٹیشن کو قانونی حدود میں رہ کر چلایا جائے اور قانون کو نہ توڑا جائے۔ ۱۱ جولائی کے پرچہ میں مولانا غلام مرشد کے نظریات پیش کئے گئے تھے۔ انہوں نے کہا تھا۔ کہ قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا کام پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا ہے۔ ۱۳ جولائی کے پرچہ میں لاہور کی چالیس مساجد میں جمعہ کے روز کی گئی تقریروں کی رپورٹ درج تھی۔ جن میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے کا مطالبہ کیا گیا تھا۔

اکا دکا ان میں جن علماء نے ۱۳ جولائی کی کانفرنس میں شرکت کرنا تھی لاہور پہنچ گئے۔ اور "آفاق" نے اپنے آئندہ شمارہ ۱۴ جولائی میں ان میں سے بعض کے نظریات کا حوالہ دیا۔ اور لکھا کہ کانفرنس میں اس چیز پر زور دیا جائے گا۔ کہ احمدیوں کو اقلیت قرار دینے کے مطالبات کو پر امن طور پر منوایا جائے۔ ۱۵ جولائی کے شمارہ میں دو مخصوص مضامین شائع ہوئے۔ جن میں سے ایک میں آل مسلم پارٹیز کنونشن کی کارروائی نقل کی گئی تھی اس چیز کی طرف بھی اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ کنونشن کے دوران میں تمام فرقہ احرار نے نمایاں حصہ لیا اور کنونشن میں پندرہ کے قریب قراردادیں منظور کی گئیں۔ جو احرار نے سیاسی مفاد کے پیش نظر پیش کی تھیں۔ دوسرے مضمون میں بعض قراردادوں پر نکتہ چینی کی گئی تھی۔ اس میں یہ بھی اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ اس امر کا امکان موجود ہے۔ کہ تحریک اپنے بعض ڈکٹیٹروں کی حماقت اور خود غرضی کی بناء پر نقصان اٹھائے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ بعض موقع شناس اور پاکستان کے مخالف اور بیٹھے ہوئے ہر سے اپنے مفاد کے لئے کوشاں ہیں۔ اور وہ مذہبی تقدس کے پیچھے چھپ کر اپنے کھوئے ہوئے سیاسی اثر کو بحال کرنے کے لئے کوشاں ہیں۔ تنقید کرتے ہوئے آگے چل کر اس میں کہا گیا تھا۔ کہ تحفظ ختم نبوت کو اپنے ذاتی اغراض کے لئے استعمال کرنا جرم ہے۔ اور سیاسی بے ایمانی ہے اور اس سلسلہ میں بعض علماء کے بیان کا حوالہ بھی

دیا گیا تھا۔ کہ وہ مذہب کو سیاسی مقاصد کے لئے استعمال نہیں ہونے دیں گے۔ اس میں مطالبات کی حمایت کی گئی۔ لیکن اس چیز کی طرف بھی اشارہ کیا گیا تھا۔ کہ بعض قراردادوں کا مقصد بعض سیاسی پارٹیوں کو اہمیت دینا اور امن کو ختم کرنا ہے۔ دفعہ ۱۴۴ کی مذمت کی قرارداد کا حوالہ دیتے ہوئے کہ یہ مذہبی معاملات میں مداخلت ہے اور امن شکنی کے الزام میں احرار لیڈروں سے مقدمات واپس لئے جائیں۔ پرچہ نے لکھا۔ کہ یہ سب احرار کو مقبول بنانے کی قراردادیں ہیں۔ دوسری قرارداد جسے پسند نہیں کیا گیا تھا۔ مجرات میں لاٹھی چارج کی مذمت کی تھی۔ اس سے اگلی قرارداد جس پر شدید لے دے کی گئی تھی "یوم مطالبہ" تھا۔ جو قرارداد کے مطابق ۱۸ جولائی کو منایا جانا تھا۔ مضمون میں تنقید کی گئی تھی۔ کہ یوم مطالبہ منانے کا کوئی موقع نہیں۔ کیونکہ مطالبات آئین ساز اسمبلی کے احاطہ اختیار میں ہیں۔ اور جو طریقہ تجویز کیا گیا ہے۔ اس سے حکومت اور تحریک کے حامیوں میں تنازع پیدا ہو جانے کا امکان ہے۔ "مغربی پاکستان" نے ۱۰ جولائی ۱۹۵۲ء کو ایک مضمون چھاپا جس کا عنوان تھا۔ "ختم نبوت اور مرزائی تحریک" یہ مضمون مبصر کے قلم سے تھا۔ جس نے ثابت کرنے کی کوشش کی تھی۔ کہ قادیانی کافر ہیں۔ اور ان کا سوشل بائیکاٹ کیا جانا چاہیئے۔

"آزاد" نے جو احرار کا اپنا پرچہ ہے اور ماسٹر تاج الدین انصاری جس کے ایڈیٹر ہیں شروع ہی سے اپنے کالموں میں احمدیوں اُن کے عقائد اور لیڈروں کو بُرا بھلا کہنے کی مہم شروع کر رکھی تھی۔ چونکہ حکومت پنجاب نے اس پرچے کی سرگرمیوں پر کوئی پابندی عائد نہیں کی تھی۔ اس لئے مرکزی حکومت نے ۲۴ مئی ۱۹۵۲ء کو اپنے مراسلہ نمبر ۱۵/۴۴/۱ پی ۵۱ میں صوبائی حکومت کی توجہ اس پرچہ میں بعض شائع شدہ مضامین کی طرف دلائی۔ اور دریافت کیا۔ کہ وہ اس کے خلاف کوئی کارروائی کر رہی ہے یا نہیں۔ ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے اس پرچہ میں شائع شدہ مضامین کا جائزہ لینے کا حکم دیا۔ جس افسر نے ان مضامین کی چھان بین کی تھی۔ اس نے رپورٹ کی۔ کہ اس میں بعض ٹکڑے ایسے ہیں۔ جن میں احمدیوں کی تذلیل کی گئی ہے۔ ڈائرکٹر تعلقات عامہ نے اپنے ۲۲ اگست ۱۹۵۲ء کے نوٹ میں لکھا۔ کہ یہ پرچہ احمدیوں کے خلاف جس قسم کے پراپیگنڈا میں اپنے آپ کو الجھا رہا ہے۔ وہ نفرت انگیز ہے۔ اور دفعہ ۴ (۱) ڈایرجنسی پریس ایکٹ کے تحت قابل گرفت ہے۔ تاہم انہوں نے اس کے خلاف کسی کارروائی کی سفارش نہ کی۔ اور تجویز کیا کہ تنبیہ کرنے کا طریقہ ذرا سخت کر دیا جائے۔ ہوم سیکرٹری نے خیال ظاہر کیا۔ کہ اس طریقہ کا کوئی اثر نہ ہوگا۔ کوئی زیادہ مؤثر چیز تجویز کی جانی چاہیئے۔ لیکن یہ طریقہ تجویز نہ کیا گیا اگرچہ ۲۴ اگست کو وزیر اعلیٰ نے اس کیس کو دیکھا لیکن اس پرچہ کے خلاف کوئی کارروائی نہ کی گئی۔ صوبائی حکومت کی طرف سے ۳۰ اگست ۱۹۵۲ء کو مرکزی حکومت کو ایک مراسلہ (نمبر ڈی۔ ۸۸۱۷۔ بی آر ۵۲) بھیجا گیا جس سے مرکزی حکومت کو مطلع کرنا مقصود تھا۔ کہ پرچہ کو شدید تنبیہہ کر دی گئی ہے۔

مشرقی بنگال کے گورنر اور بعض دوسرے افسروں کو کراچی طلب کر لیا گیا

کراچی ۲۸ رمئی ۔ معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے گورنر چوہدری خلیق الزمان جنرل آفیسر کمانڈنگ میجر جنرل شیخ اور دوسرے اعلیٰ فوجی و سول افسران کو مشورہ کے لئے کراچی طلب کر لیا گیا ہے۔ یاد رہے۔ کہ مشرقی بنگال کے وزیر اعلیٰ مسٹر اے۔ کے فضل الحق اور ان کے ساتھیوں نے کل کئی بار مسٹر محمد علی سے ملاقاتیں کیں۔ بعد میں ان کی گورنر جنرل پاکستان مسٹر غلام محمد سے بھی ایک گھنٹہ تک گفتگو ہوئی تھی۔ کہا جاتا ہے۔ کہ پاکستان کی مرکزی حکومت نے مسٹر فضل الحق اور ان کی حکومت کے خلاف سخت کارروائی کرنے کا فیصلہ کیا ہے۔ اب اس خبر کی تصدیق ہو گئی ہے۔ کہ وزیر اعظم نے جنیوا کا سفر منسوخ کر دیا ہے۔ مشرقی بنگال کے چیف سکرٹری مسٹر ایچ۔ ایم اسحاق نے مسٹر فضل الحق کے خلاف شکایات کی ہیں۔ اور کہا ہے۔ کہ وزراء چیف سکرٹری کے علم کے بغیر ہی ضلع افسران کو احکام روانہ کر دیتے ہیں۔ یہ بھی یقین کیا جاتا ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے انتظامی ڈھانچے میں زبردست تبدیلیاں ہونگی۔ کلکتہ کی ایک اطلاع میں بتایا گیا ہے۔ کہ مسٹر اسحاق نے کہا ہے۔ کہ اب وہ ڈھاکہ واپس نہیں جائیں گے۔

چند مصری فوجی افسروں کے خلاف مقدمات کی سماعت

قاہرہ ۲۹ رمئی۔ آج غیر ملکیوں کے لئے مخصوص قید خانہ میں ۱۶ مصری فوجی افسروں کے خلاف بغاوت اور حکومت کا تختہ بزور الٹنے کی سازش کے الزام میں مقدمات کی سماعت شروع ہو جائے گی۔ ان افسروں میں لیفٹیننٹ سے میجر تک شامل ہیں۔ توپخانہ کے میجر جنرل محمد حسین ان مقدمات کی سماعت کریں گے۔ چند افسران نے اقبال جرم کر لیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ گرفتار شدہ افسران میں ایک میجر ۶ کپتان۔ اور ۹ فرسٹ لیفٹیننٹ ہیں۔ ان کے خلاف فرد جرم عائد کر دی گئی ہے۔ استغاثہ کا بیان ہے۔ کہ دونوں نے فوج میں بغاوت پھیلانے اور حکومت کا تختہ بزور الٹنے کے لئے سازش کی۔

فارموسا میں نئی وزارت

تائی پے ۲۸ رمئی۔ فارموسا کی نئی وزارت میں پہلی بار ایک سویلین کو ڈیفنس منسٹر مقرر کیا گیا ہے۔ اس کا نام ڈیوڈ یو ہادی ہے۔ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ ڈیو پا کو وزیر دفاع بنانے سے امریکہ فارموسا کو مزید فوجی امداد دے گا۔ ڈاکٹر کے سی جارج وزیر خارجہ ہوں گے۔

نامکمل اور جلے ہوئے مکانوں کی الاٹمنٹ نہیں کی جائیگی

لاہور ۲۹ رمئی۔ کچھ عرصہ پہلے عوام کی اطلاع کے لئے یہ اعلان کیا گیا تھا۔ کہ پنجاب کے شہری علاقوں میں نامکمل اور جلے ہوئے متروکہ مکانوں اور دکانوں کی الاٹمنٹ کے لئے درخواستیں ۱۵ راگست ۱۹۵۳ء سے قبل ڈپٹی کمشنر صاحبان بحالیات کے پاس ارسال کی جائیں۔ اب یہ فیصلہ کیا گیا ہے۔ کہ فی الحال ایسے مکانوں اور دکانوں ۳۴۵

اسپیکر کی کانفرنس

جموں ۲۹ رمئی۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ اسپیکروں کی کانفرنس کے سلسلہ میں جو یہاں ۱۴ رجون سے ۱۶ رجون تک ہو رہی ہے۔ تیزی کے ساتھ انتظامات کئے جا رہے ہیں۔ ایک مرکزی کمیٹی قائم کر دی گئی ہے۔ جو اپنی نگرانی میں انتظامات کرائے گی۔ کشمیر اسمبلی کے اسپیکر مسٹر غلام رسول اس کے چیئرمین ہیں۔ علاوہ ازیں چار کمیٹیاں اور قائم کر دی گئی ہیں۔

ایشیائی افریقی ممالک کی کانفرنس

انڈونیشی سفیر کی فوزی سے ملاقات

قاہرہ ۲۸ رمئی۔ کل مصر کے وزیر خارجہ مسٹر فوزی نے انڈونیشیا کے سفیر سے ملاقات کی۔ اور اس ملاقات میں انڈونیشیا کی اس تجویز پر غور کیا گیا۔ کہ ایشیائی و افریقی ممالک اپنے مسائل کو حل کرنے کے لئے ایک کانفرنس منعقد کریں۔ مصری صدر جنرل نجیب نے کل ہندوستانی سفیر سے بھی ملاقات کی۔

۳۴۵ کی الاٹمنٹ نہ کی جائے۔ چنانچہ اس سلسلے میں جو درخواستیں موصول ہوئی ہیں۔ انہیں داخل دفتر کر دیا گیا ہے۔

کمیونسٹ چین کی حکومت کیوں اس قابل نہیں ہے کہ اسے اقوام متحدہ میں شامل کیا جائے

— اقوام متحدہ میں امریکہ کے مندوب اعلیٰ مسٹر لاج کی تقریر —

شکاگو ۲۹ رمئی۔ اقوام متحدہ میں امریکہ کے مندوب اعلیٰ مسٹر لاج نے پچھلے دنوں یہاں بعض مدیران جرائد سے ملاقات کے دوران میں اس امر پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ کہ چین کی کمیونسٹ حکومت کیوں اس بات کی نااہل ہے۔ کہ اسے اقوام متحدہ میں شامل کیا جائے۔ انہوں نے اس کی کم و بیش تیرہ وجوہات بیان کیں۔ انہوں نے کہا۔ کہ امریکہ کمیونسٹ چین کی ایسی تمام چالوں کو ناکام بنانے کی پوری کوشش کرے گا۔ جن کا مقصد جھوٹے وعدے کر کے کسی نہ کسی طرح اقوام متحدہ میں شمولیت کی اجازت حاصل کرنا ہے۔

مسٹر لاج نے چین کی شمولیت کے خلاف جو وجوہات بیان کیں۔ ان کا خلاصہ درج ذیل ہے۔

۱۔ متحدہ ملکوں میں ظلم و تشدد اور وحشت و بربریت کا روا رکھنا یعنی کوریا۔ ہند چینی اور خود چین کے بعض علاقے جہاں مسٹر لاج کی اطلاع کے مطابق ۱۹۴۹ء کے بعد سے اب تک ایک کروڑ پچاس لاکھ انسانوں کو موت کے گھاٹ اتارا جا چکا ہے۔ (۳) چین کے مفاد کو روس کے مفادات کی بھینٹ چڑھانا۔ (۳) غیر ملکی باشندوں کے ساتھ وحشیانہ سلوک۔ (۴) مذہبی اور تبلیغی جماعتوں کی بیخ کنی (۵) آزاد دنیا سے چین نے جو معاہدے کئے ہوئے تھے۔ ان کی تکمیل تنسیخ۔ (۶) امریکہ پر جراثیمی جنگ کا الزام لگانے کی خاطر جھوٹی شہادتوں اور گواہیوں کی تنسیخ۔ (۷) شمالی کوریا پر تسلط کر کے اسے چینی کالونی میں تبدیل کرنے کی کوشش۔ (۸) کوریا کے جنگی قیدیوں کو بعض مفید مطلب اعترافات پر مجبور کرنا۔ (۹) جنوب مشرقی ایشیا کے خلاف دہشت انگیزی کی مہم چلانا۔ (۱۰) کوریا کے متارکۂ جنگ کے صلحنامے کی عملاً اور بار بار خلاف ورزی وغیرہ وغیرہ۔

بقیہ۔ انہوں نے اس حکم کی تعمیل نہیں کی تھی۔

درآمدی کپڑے کی تقسیم

(بقیہ صفحہ اول)

اس کے علاوہ متعلقہ اشخاص کی اطلاع اور رہنمائی کے لئے داروں میں ان تفصیلات کی نقول کو نمایاں جگہوں پر آویزاں کرنے کے انتظامات بھی کئے گئے ہیں۔

ڈپو ہولڈروں کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ گاہکوں کو باقاعدہ کیش میمو دیں۔ اس کے علاوہ ان کے لئے یہ ضروری قرار دیا گیا ہے۔ کہ وہ اپنے ڈپوؤں میں کسی نمایاں جگہ پر درآمد شدہ سوتی کپڑے کی مختلف قسموں اور ان کی پرچون قیمتوں سے متعلق تفصیلات آویزاں کریں۔ یہ ڈپو صبح سات بجے سے گیارہ بجے دن تک اور پھر دو بجے بعد دوپہر سے چھ بجے شام تک کھلے رہیں گے۔ البتہ جمعہ کے روز یہ ڈپو ناغہ کریں گے۔

سیالکوٹ کے چھ کارخانوں کو جرمانہ

لاہور ۲۹ رمئی ۔ حال ہی میں سیالکوٹ کے چھ کارخانوں کو اے۔ ڈی۔ ایم سیالکوٹ نے صنعتی اعداد و شمار ایکٹ بابت ۱۹۴۲ء کی خلاف ورزی کے سلسلے میں جرمانہ کیا ہے۔ ان کارخانوں کے منتظمین سے فروری ۱۹۵۴ء کے آخری دن تک کوائف پیش کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔ اور بقیہ